www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:24 ☆ تاریخ:18 ستمبر تا24 ستمبر2017ء بمطابق 27 ذُوالقعدۃ تا 3 مُحرّم 1438ھ ☆ صفحات:8

عید مباهله اسلام کی حقانیت کا عظیم الشان واقعه

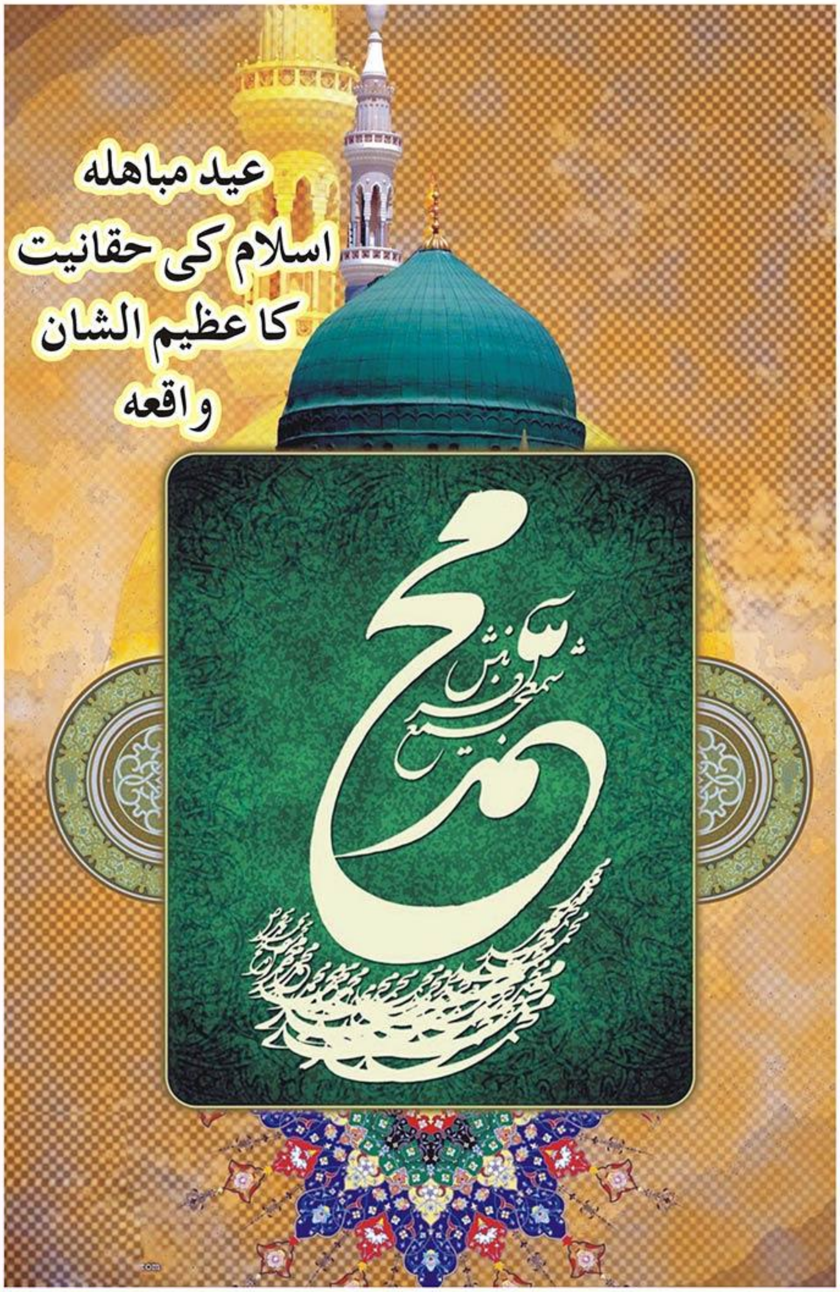

اتحاد وقت کی اہم ضرورت ۴

کشمیر کیلئے 5 نکاتی فارمولہ ۴

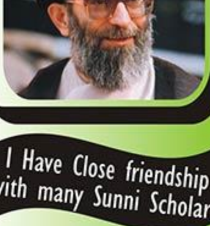

I Have Close friendship with many Sunni Scholars 7

www.wilayattimes.com

پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم: آپ نے عیسی علیہ السلام کے جن معجزات کو گنا وہ صحیح ہیں لیکن یہ سب خدای واحد نے انہیں ان اعزازات سے نوازا تھا اس لئے عیسی علیہ السلام کی عبادت کرنے کے بجائے اسکے خدا کی عبادت کرنی چاہئے۔

پادری »ابوحارثہ« یہ جواب سن کے خاموش ہوا۔ اور اس دوراں کارواں میں شریک کسی اور نے ظاہرا شرحبیل (عاقب) نے اس خاموشی کو توڑا۔

عاقب-عیسی، خدا کا بیٹا ہے کیونکہ انکی والدہ مریم نے کسی کے ساتھ نکاح کئے بغیر انہیں جنم دیا ہے۔

اس دوران اللہ نے اپنے حبیب کو اسکا جواب وحی میں فرمایا:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِندَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ{آل عمران /٥٩}

عیسی کی مثال آدم کے مانند ہے؛ کہ اسے (ماں، باپ کے بغیر) خاک سے پیدا کیا گیا۔

اس پر اچانک خاموشی چھاگ، اور سبھی بڑے پادری «ابوحارثہ» کو تک رہیں ہیں اور وہ خود شرحبیل کے کچھ کہنے کے انتظار میں ہے اور خود شرحبیل خاموش سر جھکائے بیٹھا ہے۔

آخر کار اس رسوائی سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے بہانہ بازی پر اتر آئے اور کہنے لگے ان باتوں سے ہم مطمئن نہیں ہوئیہیں اس لئے ضروری ہے کہ سچ کو ثابت کرنے کے لئے مباحلہ کیا جائے۔ خدا کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہو کے جھوٹے پر عذاب کی درخواست کریں۔

ان کا خیال تھا کہ ان باتوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اتفاق نہیں کریں گے۔ لیکن ان کے ہوش آڑ گئے جب انہوں نے سنا:

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءنَا وَأَبْنَاءكُمْ وَنِسَاءنَا وَنِسَاءكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ {آل عمران/٦١}

آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ (حضرت عیسی کے بارے میں) آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہدیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاو، ہم اپنی خواتین کو بلاتے ہیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاو، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاو۔ پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

سچ اور جھوٹ کو اپنی حقانیت بیان کرنے کے لئے خطاب الہی ہوا ہے کہ وہ اپنے بیٹوں، خواتین اور اپنے نفوس کو لے کے آئیں؛ اسکے بعد مباحلہ کریں اور جھوٹے پر الہی لعنت طلب کریں گے۔

حق اور باطل کی بے نظیر پرکھ قائم کرنی ہے۔ علم وعمل کا امتحان لینا ہے۔ ظاہر اور باطن کا مظاہرہ کرنا ہے۔ دو آسمانی ادیان کے ماننے والوں کی حقیقت کو عیاں کرنا ہے کہ کس کا آسمان کے ساتھ ابھی رابطہ برقرار ہے اور کس نے یہ رابطہ منقطع کیا ہے۔ غرض طے یہ ہوا کہ کل سورج کے طلوع ہونے کے بعد شہر سے باہر (مدینہ کے مشرق میں واقع) صحرا میں ملتے ہیں۔ یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔

مباهلے کا اهتمام

24 ذیحجہ 9 ہجری آپہنچا۔ مدینہ منورہ کے اطراف واکناف میں رہنے والیلوگ مباحلہ شروع ہونے سے پہلے ہی اس جگہ پر پہنچ گئے۔ نجران کے نمایندے آپس میں کہتے تھے کہ؛ اگر آج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) اپنے سرداروں اور سپاہیوں کے ساتھ میدان میں حاضر ہوتے ہیں، تو معلوم ہوگا کہ وہ حق پر نہیں ہے اور اگر وہ اپنے عزیزوں کو لے آتا ہے تو وہ اپنے دعوے کا سچا ہے۔

سبھوں کی نظریں شہر کے دروازے پر ٹکی ہیں؛ دور سے مبہم سایہ نظر آنے لگا جس سے ناظرین کی حیرت میں اضافہ ہوا، جو کچھ دیکھ رہے تھے اسکا تصور بھی نہیں کرتے تھے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ایک ہاتھ سے حسن بن علی علیہم السلام کا ہاتھ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے حسین بن علی علیہم السلام کو آغوش میں لئے بڑھ رہے ہیں۔ آنحضرت کے پیچھے پیچھے انکی دختر گرامی سیدة النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا چل رہی ہیں اور ان سب کے پیچھے امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

صحرا میں ہمہمہ اور ولولے کی صدائیں بلند ہونے لگیں:

کوئی کہہ رہا ہے دیکھو، پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے سب سے عزیزوں کو لیآیا ہے۔

دوسرا کہہ رہا ہے اپنے دعوے پر اسے اتنا یقین ہے کہ ان کو ساتھ لایا ہے۔

اس بیچ جب بڑے پادری ابوحارثہ کی نظریں پنجتن پاک علیہم السلام پر پڑی تو کہنے لگا: ہائے رے افسوس اگر اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اسی لمحے میں ہم اس صحرا میں قہر الہی میں گرفتار ہو جائیں گے۔

دوسرے نے کہا ؛تو پھر اس کا سد باب کیا ہے؟

جواب ملا اس (پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیساتھ صلح کریں گے اور کہیں گے کہ ہم جزیہ دیں گے تا کہ آپ ہم سے راضی رہیں۔ اور ایسا ہی کیا گیا۔ اس طرح حق کی باطل پر فتح ہوئی۔

مباحلہ پیغمبر کی حقانیت اور امامت کی تصدیق اور " ثقلین

يَا أَيُّهَاالنَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقْلَيْنِ خَلِيفَتَيْنِ

مسند احمد حنبل] کی تفسیر کا نام ہے۔ مباحلہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حل بیت علیہم السلام کا اسلام پر آنے والے ہر آنچ پر قربان ہونے کیلئے الہی منشور کا نام ہے۔ تاریخ میں ہم اس مباحلے کی تفسیر ہر زمانے کے امام اور وصی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیرت سے شہادت تک دیکھتے ہیں:

(۱) سید اوصیای رسولخدا شاہ ولایت امیر المومنین علی ابن ابیطالب 28 صفر 11 ہجری سے 21 رمضان 40 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۲) اور آپ کے بعد رسولخدا کے دوسرے وصی اور امت کے امام حسن بن علی کی 21 رمضان 40 ہجری سے 28 صفر 50 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۳) اور آپ کے بعد رسولخدا کے تیسرے وصی اور امت کے امام حسین بن علی 28 صفر 50 ہجری سے 10 محرم 61 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۴) اور آپ کے بعد رسولخدا کے چوتھے وصی اور امت کے امام علی بن حسین زین العابدین 10 محرم 61 ہجری سے 12 یا 25 محرم 95 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۵) اور آپ کے بعد رسولخدا کے پانچویں وصی اور امت کے امام محمد باقر بن علی 12 یا 25 محرم 95 سے 7 ذی الحجہ 114 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۶) اور آپ کے بعد رسولخدا کے چھٹے وصی اور امت کے امام جعفر صادق بن محمد 7 ذی الحجہ 114 ہجری سے 25 شوال 148 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۷) اور آپ کے بعد رسولخدا کے ساتویں وصی اور امت کے امام موسی کاظم بن جعفر 25 شوال 148 ہجری سے 25 رجب 183 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۸) اور آپ کے بعد رسولخدا کے آٹھویں وصی اور امت کے امام علی رضا بن موسی 25 رجب 183 ہجری سے آخر صفر 203 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۹) اور آپ کے بعد رسولخدا کے نویں وصی اور امت کے امام محمد تقی بن علی آخر صفر 203 ہجری سے آخر ذی القعدہ 220 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۱۰) اور آپ کے بعد رسولخدا کے دسویں وصی اور امت کے امام علی نقی بن محمد آخر ذی القعدہ 220 ہجری سے 3 رجب 254 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۱۱) اور آپ کے بعد رسولخدا کے گیارہویں وصی اور امت کے امام حسن عسکری بن علی 3 رجب 254 ہجری سے 8 ربیع الاول 260 ہجری کو شہید ہونے تک۔

(۱۲) اور آپ کے بعد خاتم الوصین اور امام آخرالزمان امام محدی بن حسن عسکری کی ربیع الاول 260 ہجری سے غیبت سے ملاحظہ کرتے ہیں اصحاب آیہ مباہلہ کس طرح اسلام کو تحریف سے محفوظ رکھنے اور اسلام ناب محمدی کو بیان کرتے آئیں ہیں اور ان بارہ خلفاء کے وجود سے دین مبین اسلام قائم ہے۔ جسطرح مشکات شریف کی روایت:

«لاَيَزَالُ الدِّينُ قَائِماً حَتَّي تَقُومُ السَّاعَةُ ، اَوْ يَكُونُ عَلَيْكُمْ اِثْنَي عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ»

دین تب تک قائم رہیگا جبتک کہ قیامت برپا ہوگی اور ان پر قریش کے بارہ خلیفے قائم ہونگے۔ اور یہی تکمیل دین کی تصویر ہے کہ جس سے غدیر خم میں کافروں کی اسلام کے نسبت ناامیدی کی نوید کو سنتے ہیں:

«الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن دِينِكُمْ فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً. المائدة الآية

جی ہاں مباہلہ اور غدیر ہمیں اسلامی قیادت کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ جسے امامت و لایت کہتے ہیں۔ اور یہی ولایت ہیچو کہا سلام کی بقا کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرتے نظر آتے ہیں لیکن اسلام پر آنچ آنے نہیں دیتے ہیں۔

اس واقعے کے بعد آپ (ص) نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے کہ اگر ان لوگوں نے مباہلہ کرلیا ہوتا تو یہ وادی آگ سے بھر جاتی، اس کے بعد جابر کا بیان ہے کہ انہیں حضرات (ص) کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے شعب نے جابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ "**وانفسنا**" میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھے اور حضرت علی (علیہ السلام)، "**ابناء نا**" میں حسن وحسین (علیہما السلام) تھے اور "**ونساء نا**" میں فاطمہ (علیہا السلام)۔ دلائل النبوۃ ابونعیم 2 ص 393 / 244۔ مناقب ابن المغازلی ص 263 / 310، العمدۃ 190 / 191، الطرائف 46 / 38۔ تفسیر کشاف 1 ص 193۔ تفسیر طبر ?3 ص 299۔ تفسیر فخر الدین رازی ص 8 ص 88۔ ارشاد 1 ص 166۔ مجمع البیان 2 ص 762۔ تفسیر قمی 1 ص 104۔

عبدالرحمان بن کثیر نے جعفر بن محمد، انکے والد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسن (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ مباہلہ کے موقع پر آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نفس کی جگہ میرے والد کو لیا، ابنا ئنا میں مجھے اور میرے بھائی کو لیا، نساء نا میں میری والدہ فاطمہ (علیہا السلام) کو لیا اور اس کے علاوہ کائنات میں کسی کو ان الفاظ کا مصداق قرار نہیں دیا لہذا اہلبیت (علیہم السلام) ان کا گوشت و پوست اور خون ونفس ہیں، ہم ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں۔ امالی (ع) طوسی 564 / 1174، ینابیع المودۃ 1 ص 165 / 1

زمخشری نے تبصرہ کیا ہے کہ آیہ شریفہ میں ابناء ونساء ونفس پر مقدم کیا گیا ہے تا کہ انکی عظیم منزلت اور ان کے بلند ترین مرتبہ کی وضاحت کردی جائے اور یہ بتادیا جائے کہ یہ سب نفس پر بھی مقدم ہیں اور ان پر نفس بھی قربان کیا جاسکتا ہے اور اس سے بالاتر شخصیات ساء کساء کی کوئی دوسری فضیلت نہیں ہوسکتی ہے۔ واضح رہے کہ فخر رازی نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی صحت پر تقریبا تمام اہل تفسیر وحدیث کا اتفاق واجماع ہے۔

مباہلہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حقانیت اور امامت کی تصدیق کا نام ہے۔ یوں پنجتن پاک کے ذریعے اسلام کو غیروں پر ابدی فتح نصیب ہوئی۔

آج امامت اور ولایت کی آخری کڑی پردہ غیب میں ہیں اور انکی نیابت حضرت آیت اللہ العظمی امام خامنہ ای مدظلہ العالی کررہے ہیں جن کی اتباع سے ہی حقیقی اسلام کی ترجمانی ممکن ہے۔ جس طرح ایک عرب اہلسنت عالم دین "شیخ احمد الزین" نے کہا ہے کہ "شریعت ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم ولی فقیہ اور رہبر کے حامی اور تابع ہوں اسلئے ہماری صلاح اسی میں ہے کہ ہم امام خامنہ ای کے نسبت اپنے ایمان اور محبت کا اظہار کریں" ایسے جذبے کا اظہار وقت کی ضرورت ہے تا کہ دور حاضر میں حق کے لبادے میں جھوٹوں کا پردہ فاش ہوسکے اور اسلام میں فوج، فوج داخل ہونے کا سلسلہ وسیع تر ہوجائے اور مباہلہ کے جانشین بقیۃ اللہ اعظم امام مہدی عجل اللہ تعالی فرج الشریف کو خداوند اذن فرج عنایت کرکے ہر جگہ امن و امان، صدق وصداقت اور حق و انصاف کا پرچم بلند ہوجائے۔

اللہ کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہیں کہ ہمیں مباہلہ میں فتح پانے والے اسلام پر عمل کرنے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے والے ائمہ معصومین علیہم السلام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اتحاد رحمانی دعوت

آج ہر دور اور ہر فتنہ کے مقابلے کے لئے عملی بھائی چارہ کا وقت ہے۔ آج عالم اسلام کو پہلے سے زیادہ اتحاد واتفاق رائے اور قرآن سے تمسک اختیار کرنے کی ضرورت ہے، دوسری طرف آج عالم اسلام کے لئے عزت واقتدار کی بحالی اور توسیع کی ظرفیت پہلے سے زیادہ واضح ہوگئی ہے اور امت اسلامیہ کی عظمت وشوکت کا دوبارہ حصول انقلابی جوانوں کا محرم اور ان کی چاہت بن گیا ہے۔ ظالموں کے منافقت پر مبنی نعروں کی ہوا نکل گئی ہے اور امت اسلامیہ پر ان کی بدنیتی تدریجی طور پر کھل کر سامنے آگئی ہے۔ دوسری جانب عالمی لٹیرے جو پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں، مسلمانوں کے اتحاد اور ان کی بیداری سے ہراساں ہیں اور اس کو اپنے برباد کرنے والے اور تباہ کن منصوبے کے مقابلہ میں رکاوٹ سمجھ رہے ہیں اسی لئے انکی کوشش یہ ہے کہ خود کو اس سے آگے اور اوپر رکھیں۔

آج امام زمانہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کی حکومت کا امکان فراہم کرنے کا دور ہے۔ ہر جانب سے دعوت الہی کے قبول ہونے کا دن ہے۔ جس میں آیات (انما المومنون اخوۃ) اور (لاتقولوالمن القی الیکم السلام لست مومنا) اور "اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم" کی تلاوت ومفہوم سمجھ کر اپنے دلوں کو منور کرنے کی ضروت ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو اتحاد کی دعوت دینی چاہیے، یہ اتحاد عیسائیوں یا دیگر ادیان اور قوموں کے خلاف نہیں ہے بلکہ جارحیت کرنے والوں

غاصبوں اور جنگ کی آگ بھڑکانے والوں کے خلاف ہونے کے علاوہ اخلاق ومعنویت کے نفاذ، عقلانیت واسلامی انصاف کے بحال کرنے نیز علمی واقتصادی ترقی اور اسلامی وقار وعزت کی بحالی کے لئے ہے۔ ہم دنیا والوں کو یہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جب خلفائے راشدین کے دور خلافت میں بیت المقدس مسلمانوں کے تحت اختیار تھا تب عیسائی اور یہودی لوگ بالکل ہی سکون اور تحفظ سے لبریز زندگی گزار رہے تھے، لیکن اب جبکہ قدس اور دیگر مراکز پر صہیونیوں یا صہیونی صلیبوں کا قبضہ ہے مسلمانوں کا خون بہانا کس قدر جائز سمجھا جارہا ہے۔

عباس جنگ نیکو سلمانی محلہ کشمیر

عید مباہلہ اسلام کی حقانیت کا عظیم الشان واقعہ

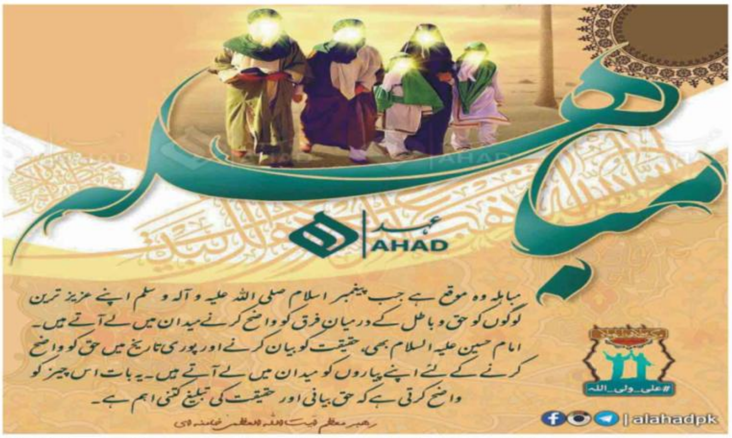

صحرا میں ھمھمے اور ولولے کی صدائیں بلند ہونے لگیں. کوئی کھہ رہا ھے دیکھو، پیغمبر اپنے سب سے عزیزوں کو لے آیا ھے، دوسرا کھہ رہا ھے اپنے دعوے پر انھیں اتنا یقین ھے کہ ان کو ساتھ لائے ھیں. ان کے سب سے بڑے پادری نے کھا، میں یھاں ان چھروں کو دیکھ رہا ہوں جو اگر پھاڑ کی طرف اشارہ کریں تو ان پر بھی لرزہ طاری ہو جائے گا اور اگر انھوں نے دعا کے لئے ھاتھ اٹھائے تو ھم اسی صحرا میں قھر الٰھی میں گرفتار ہو جائیں گے اور ھمارا نام صفحہ ھستی سے مٹ جائے گا. دوسرے نے کھا تو پھر اس کا سد باب کیا ھے؟ جواب ملا اس کے ساتھ صلح کریں گے اور کھیں گے کہ ھم جزیہ دیں گے تاکہ آپ ھم سے راضی رھیں اور ایسا ھی کیا گیا. اس طرح حق کی فتح ہوئی اور باطل سرنگوں ہوا. مباھلہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حقانیت اور امامت کی تصدیق کا نام ھے. یوں پنجتن پاکؑ کے ذریعے اسلام کو عیسائیت پر ابدی فتح نصیب ہوئی.

نیوز نور

عید مباہلہ جہاں اسلام کی حقانیت اور عظمت و برتری کا ایک عظیم الشان واقعہ ہے وہی اس مقدس ومتبرک موقع پر ایک قدآور عیسائی پادری نہ صرف اہلبیت اطہارؑ کو متعارف کرر ہا ہے بلکہ انکی عظمت وشان کے نور کی شعاؤں سے بھی اس جہان رنگ وبو کے ظلمت قدو کو بھی روشناس کرار ہا ہے۔

''ولایت ٹائمز'' نے نقل کیا ہے کہ عالمی اردو خبر رساں ادارے ''نیوز نور'' کی رپورٹ کے مطابق رسولخدا حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجاز اور یمن کے درمیاں نجران نامی علاقے میں مقیم عیسائیوں کو24 ذی الحجہ 9 ہجری قمری کواللہ کی وحدانیت قبول کرنے کی دعوت دی جسے مباہلہ کہتے ہیں۔اور اس دن توحیدی عقیدے کا مشرکانہ عقیدے کا آمنا سامنا ہونا تھا ایک دوسرے کے عقیدے کے بارے میں خدا سے غضب کی دعا کرنی تھی اور توحیدی قافلے کو دیکھ کر ہی مشرکوں نے دبے الفاظوں میں اپنی شکست کا اعلان کیا ،اسطرح عقائد کا علمی اور عملی مناظرہ ہوا جس پر علم وعمل کا لاعلمی وبی عملی پر غلبہ ہوا جسے اہل بصیرت عید مناتے ہیں۔ کیونکہ اس کامیابی پر اللہ نے ایک آیت نازل فرمائی ہے۔آیئے اس نورنی دن کے تاریخی منظر پر طائرانہ نظر کر کے اپنے اذہان اور عقیدے کو متبرک کرتے ہیں۔

آغاز اسلام میں نجران ہی وہ واحد علاقہ تھا جس میں عیسائی رہا کرتے تھے جنہوں نے بت پرستی چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرلی تھی۔ جس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حکومتی مراکز اور مذہبی رؤسا کو خط بھیج کر اسلام کی دعوت دی تو ایک خط نجران کے عیسائی رہنما پاپ کو بھی تحریر کیا جس میں انھیں اسلام کی دعوت دی۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نمائندوں نے یہ خط پاپ کے حوالے کیا جس کی تحریر کچھ یوں تھی:

شروع کرتا ہوں خدائے ابراہیم و یعقوب واسحاق علیہم السلام کے نام سے خدا کے رسول محمد کی جانب سے نجران کے پاپ کے نام۔

میں ابراہیم واسحاق ویعقوب علیہم السلام کے خدا کی تعریف بجالاتا ہوں اور تمہیں بندوں کی پرستش ترک کر کے خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ بندوں کی ولایت سے نکل کر خدا کی ولایت میں داخل ہو جاؤ اور اگر تمہیں ہماری دعوت منظور نہیں ہے تو جزیہ دو ورنہ تمہارا انجام اچھا نہیں ہوگا۔

پاپ نے خط پڑھنے کے بعد تمام مذہبی اور غیر مذہبی شخصیات کو مشورے کے لئے طلب کیا۔شرجیل جو مشاوروں میں سے تھا اور عقل ودرایت میں بہت ہی معروف تھا اس نے مشورہ دیا کہ ہم نے بارہا اپنے راہنماؤں سے یہ سنا ہے کہ ایک دن منصب نبوت جناب اسحاق کی نسل سے نکل کر حضرت اسماعیل کی اولاد میں منتقل ہوجائے گا، بعید نہیں ہے یہ محمدؐ اسماعیل ہی کے فرزندوں میں سے ہوں اور یہ وہی پیغمبر ہوں جن کی بشارت ہمیں دی گئی ہے۔

شرجیل کے مشورے کے بعد اس کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ کچھ لوگوں کو نجران کا نمائندہ بنا کر مدینہ بھیجا جائے تا کہ وہ لوگ اس پیغمبر کی حقانیت کی تحقیق کریں۔ چنانچہ نجران کے حاکم ابوحارثہ بن علقمہ کی کارکردگی میں ساٹھ افراد پر مشتمل ایک گروہ مدینہ روانہ کیا گیا۔اس گروہ کے ساتھ عبدالمسیح واہتم نامی دو مذہبی رہنما بھی تھے۔ نجران کا یہ قافلہ بڑی شان وشوکت سے فاخرانہ لباس پہنے مدینہ منورہ میں داخل ہوتا ہے، یہ لوگ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تا کہ پیغمبر اکرم کا نزدیک سے دیدار کرسکیں۔پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس گروہ کی یہ حالت دیکھی تو ملاقات کرنے سے انکار کردیا۔ چند روز اسی طرح گزر گئے یہاں تک کہ نجران والے متوجہ ہوئے کہ اس انداز میں پیغمبر سے ملاقات ممکن نہیں ہے لہذا سادہ لباس زیب تن کر کے پیغمبر اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بحث ومناظرہ شروع کیا۔ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے محکم دلائل کے باوجود عیسائی اپنے مذہب اور اپنے عقائد کی حقانیت پر ڈٹے رہے۔

یہاں تک کہ پھر سورہ آل عمران کی آیت نازل ہوئی جو آیہ مباہلہ کے نام سے مشہور ہے، جس میں پروردگار نے فرمایا کہ:

"فَمن ? حَآجَّ ? ف?? ?ِ مِن بَعۡ ? دِ مَا جَاء ۔ ? مِنَ ال ?ۡعِل ?م فَقُل ? تَعَالَو ?ا? نَد ?عُ ?ب ?نَاء ۔نَا وَ ?ب ?نَاء ۔ ?ۡم ? وَنِسَاء ۔نَا وَنِسَاء ۔ ?ۡم ? وَ?ۡنفُسَنَا وَ?ۡنفُس ?ۡم ? ثُمَّ نَب ? تَ ?ل ? فَنَج ?عَل لَّعۡ ?نَةَ اللَّہ ?عَلَ ?ال ?? ?اذِب ?نَ -1۔

آیہ مباہلہ نازل ہوئی خداوند عالم اپنے رسول سے مخاطب ہو کر کہتا ہے، اے پیغمبرؐ! علم کے آجانے کے بعد جو لوگ تم سے کٹ حجتی کریں ان سے کہہ دو کہ آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں۔

اس پر طے یہ ہوا کہ کل سورج کے طلوع ہونے کے بعد شہر سے باہر (مدینہ کے مشرق میں واقع) صحرا میں ملتے ہیں۔ یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔لوگ مباہلہ شروع ہونے سے پہلے ہی اس جگہ پر پہنچ گئے۔ نجران کے نمایندے آپس میں کہتے تھے کہ اگر آج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) اپنے سرداروں اور سپاہیوں کے ساتھ میدان میں حاضر ہوتے ہیں،تو معلوم ہوگا کہ وہ حق پر نہیں ہے اور اگر وہ اپنے عزیزوں کو لے آتے ہیں تو وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔سب کی نظریں شہر کے دروازے پر ٹکی ہیں، دور سے مبہم سایہ نظر آنے لگا جس سے ناظرین کی حیرت میں اضافہ ہوا، جو کچھ دیکھ رہے تھے اسکا تصور بھی نہیں کرتے تھے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ایک ہاتھ سے حسین علیہ السلام کو آغوش میں لئے ہوئے ہیں اور دوسری جانب سے حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے، آنحضرت کے پیچھے پیچھے انکی دختر گرامی سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا چل رہی ہیں اور ان سب کے پیچھے آنحضرت کا عموزاد بھائی، حسنین کے بابا اور فاطمہ کے شوہر علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

صحرا میں ہمہمے اور ولولے کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ کوئی کہہ رہا ہے دیکھو، پیغمبر اپنے سب سے عزیزوں کو لے آیا ہے، دوسرا کہہ رہا ہے اپنے دعوے پر انہیں اتنا یقین ہے کہ ان کو ساتھ لائے ہیں۔ ان کے سب سے بڑے پادری نے کہا، میں یہاں ان چہروں کو دیکھ رہا ہوں جو اگر پہاڑ کی طرف اشارہ کریں تو ان پر بھی لرزہ طاری ہو جائے گا اور اگر انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ہم اسی صحرا میں قہر الٰہی میں گرفتار ہو جائیں گے اور ہمارا نام صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔ دوسرے نے کہا تو پھر اس کا سد باب کیا ہے؟ جواب ملا اس کے ساتھ صلح کریں گے اور کہیں گے کہ ہم جزیہ دیں گے تا کہ آپ ہم سے راضی رہیں اور ایسا ہی کیا گیا۔ اس طرح حق کی فتح ہوئی اور باطل سرنگوں ہوا۔ مباہلہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حقانیت اور امامت کی تصدیق کا نام ہے۔ یوں پنجتن پاکؑ کے ذریعے اسلام کو عیسائیت پر ابدی فتح نصیب ہوئی۔

عبدالرحمان بن کثیر نے جعفر بن محمد، انکے والد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسن (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ مباہلہ کے موقع پر آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نفس کی جگہ میرے والد کو لیا، ابنائنا میں مجھے اور میرے بھائی کو لیا، نساء نا میں میری والدہ فاطمہ (علیہا السلام) کو لیا اور اس کے علاوہ کائنات میں کسی کو ان الفاظ کا مصداق قرار نہیں دیا لہذا اہلبیت (علیہم السلام) ان کا گوشت وپوست اور خون ونفس ہیں، ہم ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں۔

اس واقعے کے بعد آپ (ص) نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے کہ اگر ان لوگوں نے مباہلہ کرلیا ہوتا تو یہ وادی آگ سے بھر جاتی، اس کے بعد جابر کا بیان ہے کہ انہیں حضرات (ص) کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے شعب نے جابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ''**وَاَنفُسَنَا**'' میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھے اور حضرت علی (علیہ السلام)، **اَبنَاءنَا**" میں حسن وحسین (علیہما السلام) تھے اور ''**وَنسَاءنَا**'' میں فاطمہ (علیہا السلام)۔

زمخشری نے تبصرہ کیا ہے کہ آیہ شریفہ میں ابناء ونساء ونفس پر مقدم کیا گیا ہے تا کہ انکی عظیم منزلت اور ان کے بلندترین مرتبہ کی وضاحت کردی جائے اور یہ بتادیا جائے کہ یہ سب نفس پر بھی مقدم ہیں اور ان پر نفس بھی قربان کیا جاسکتا ہے اور اس سے بالاتر شخصیات ساء کساء کی کوئی دوسری فضیلت نہیں ہوسکتی ہے۔ واضح رہے کہ فخر رازی نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی صحت پر تقریباً تمام اہل تفسیر وحدیث کا اتفاق واجماع ہے۔

راج ناتھ سنگھ کا 5نکاتی کشمیر فارمولہ

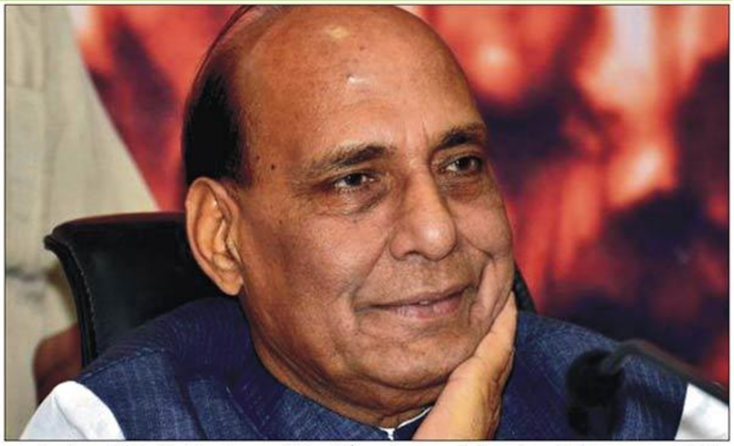

سرینگر/مرکزی وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ کے 5 نکاتی فارمولہ کو تاخیری حربے سے تعبیر کرتے ہوئے اپوزیشن جماعتوں نیشنل کانفرنس اور کانگریس نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے سیاسی اپروچ اپنانا ناگزیر ہے۔کانگریس کے ریاستی صدر غلام احمد میر نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس مسئلہ کشمیر کے حل کے حوالے سنجیدہ نہیں۔این سی کے صوبائی صدر ناصر اسلم وانی نے کہا کہ سیاسی مسئلے کے حل کے حوالے سے روایتی بیان بازی سے کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے۔''ولایت ٹائمز'' نے نقل کیا ہے کہ کشمیر نیوز سروس کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل کے حوالے سے مرکزی وزیر داخلہ کی جانب سے 5 نکاتی فارمولہ پیش کرنے اور آرٹیکل 35اے کے دفاع کے حوالے سے یقین دہانی کرانے کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس اور کانگریس نے کہا ہے کہ سیاسی مسئلے کا حل تلاش کرنے کیلئے سیاسی اقدامات اٹھانا ناگزیر ہے۔دونوں جماعتوں نے کہا کہ فارمولہ پیش کرنے سے مسئلہ کشمیر کا حل نہیں کیا جاسکتا ہے۔کانگریس کے ریاستی صدر غلام احمد میر نے کے این ایس کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس مسئلہ کشمیر کے حل کے حوالے سے سنجیدہ نہیں۔انہوں نے کہا کہ فارمولہ دیگر مسائل حل نہیں ہوتے ہیں جبکہ فارمولہ کو زمینی سطح پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ان کا کہنا تھا کہ عام آدمی تب ہی فارمولہ کو سمجھ سکتا ہے جب نتائج کے ساتھ فارمولہ کو لاگو کیا جائیگا۔انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا کہ بی جے پی کی سرکار مرکز اور ریاست میں گزشتہ 3 برسوں سے ہے،لیکن زمینی سطح پر ایسا کونسا اقدام اٹھایا گیا،جسے یہ لگے کہ لوگوں کو راحت پہنچ رہی ہے جبکہ انہوں نے کیا،کیا اور کیا حاصل کیا لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ (5Cاور ایجنڈا آف الائنس)الفاظ کی تسبیح کرکے مسائل کا حل تلاش نہیں کیا جاسکتا اور نہ حل ہوسکتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ایک عام آدمی یا کسان کو(5C) سمجھنے میں 10 سال لگیں گے۔انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی اور بھاجپا کا کہنا ہے کہ ایجنڈا آف الائنس مقدس دستاویز ہے ،لیکن جب جائزہ لیتے ہیں تو کامیابی صفر ہے۔غلام احمد میر نے یہاں تک (پی ڈی پی ،بی جے پی)ایجنڈا آف الائنس پر ایک پیج پر نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ اس طرح کے الفاظ تاخیری حربہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ سیاسی مسائل اور شورش کو حل کرنے کیلئے سیاسی اقدامات اٹھانا ضروری ہے فارمولہ سے کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا ۔آرٹیکل 35اے پر راج ناتھ سنگھ کی یقین دہانی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ عوامی غصہ،نامساعد حالات اور بیگانگی سے بچنے کیلئے یہ صرف نعرے ہیں۔اس دوران نیشنل کانفرنس کے صوبائی صدر ناصر اسلم وانی کا کہنا کہ مسئلہ کشمیر کو روایتی بیان بازی سے حل نہیں کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا'ہمیں کہیں سے شروعات کرنے ہوگی،پھر ہم مسئلہ کشمیر کے حل کی کوئی امید کرسکتے ہیں'۔انہوں نے کہا کہ حکومت ہند کی سوچ اور اپروچ میں واضح تبدیلی آئی ہے اور مرکزی وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ کی پریس کانفرنس میں یہ واضح طور پر دیکھنے کو ملا۔ناصر اسلم وانی نے کہا کہ امید یہی کی جاسکتی ہے کہ زمینی سطح پر کوئی کارگر یا موثر قدم اٹھایا جائے،جو ابھی تک نہیں اٹھایا گیا۔یاد رہے کہ حالیہ دورہ کشمیر کے دوران وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے مسئلہ کشمیر کے حتمی حل کیلئے''نیا فارمولہ'' پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس مسئلے کو انگریزی کے حرف 'سی' سے شروع ہونے والی پانچ چیزوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا(شفقت)،(گفتگو)،(بقائے باہم)،(اعتماد سازی)اور ان سبھی باتوں پر یعنی استحکام سے کام لیتے ہوئے مسئلہ کشمیر کا حتمی حل نکالا جاسکتا ہے۔

اسلامی تشخص اور انسانی تحفظ کے لئے اتحاد وقت کی اہم ضرورت /مولانا حامی

سرینگر/انسانی عقل کے رونگھٹے کھڑا کرنے والے ظلم و بربریت کی داستان نہ صرف برصغیر، برما وغیرہ میں جاری ہے بلکہ پوری دنیا کے انسانی سوچ رکھنے والے بالخصوص مسلمانان عالم شدید درد و کرب کی حالت میں مبتلا ہے۔چنگیز اور ہلاکو خان کے دور کو بھی سرمشار کرنے والی داستانیں آج پوری انسانیت کو اپنے قہر انگیز موجوں سے متاثر کررہی ہیں مسلمانوں کی غفلت شعاری اور اپنی سیاست و ثقافت سے دوری کا یہ نتیجہ ہے کہ آج اسلام مخالف دہشتگردی دن بہ دن پروان چڑ رہی ہے پیر طریقت امیر کاروانِ اسلامی حضرت غلام رسول حامی صاحب نے کہا کہ جمہوریت کا ڈھنڈوا پیٹنے والے مسلم کش طاقتیں انسانیت کے قاتلوں کے پیچھے حمایتی بن کر کھڑے ہیں جو لوگ جنگلی جانوروں تک کے تحفظ کی باتیں کرتے ہیں آخر وہ جمہوریت کے دعویدار آج چپ کیوں سادھے ہوئے ہیں گائے اور بھینس کے تحفظ پر سیاست کرنے والے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بحث کرنے والے لوگ ظلم پر ان کی خاموشی ان کے تعصبانہ اور اسلام مخالف سوچ کی عکاسی کررہا ہے انہوں نے کہا کہ ایک دن ضرور انسانیت کا بھول بالا ہوکر وہ دور پھر لوٹ آئے گا جس کی مثال صدیوں پہلے ہمارے اسلاف، صحابہ کرام،صلحاء عظام اور اولیاء کرام نے قائم کی تھی۔ انہوں نے کہا وقت آچکا ہے کہ نوجوانوں کو خود اپنے مسائل کے حل کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے تاکہ جبر و بربریت ، تشدد اور سماجی بدعات ، منشیات ، شراب نوشی سے ملت کو چھٹکارا مل سکے۔انہوں نے کہا کہ جس طریقے سے ریاست کے طول و ارض میں شراب اور منشیات کا کاروبار جاری ہے اس سے آنے والی نسلیں گمراہی ،بے راہ روی کے گہرے اندھیرے میں کھو جائیں گی۔

بیٹے نے بزرگ ماں کو پیٹ پیٹ کر ادہ موا کردیا

سرینگر/ جنوبی کشمیر کے قصبہ اسلام آباد کی ایک مضافاتی بستی چھی میں ایک سگے بیٹے کے اپنی ماں کی شدید مار پیٹ کرکے اُنہیں ادھ موا کرنے کا شرمناک واقعہ پیش آیا ہے۔ جائیداد کے بٹوارے کو لیکر ہونے والے جھگڑے میں ساجہ نامی خاتون شدید زخمی ہوگئی ہیں۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کی پٹائی شروع کردی تو ساجہ بیچ میں آگئیں تاہم عبدالرشید اور اُنکے بیٹے نے کوئی لحاظ کئے بنا اُنکی شدید مار پیٹ کرکے اُنہیں زخمی کردیا یہاں تک کہ ،ساجہ کے مطابق، وہ بے ہوش ہوگئیں۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹوں پر وائرل ہوئے ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ معمر خاتون، جو اپنا نام ساجہ بتاتی ہیں، کے سر پر پٹی کی ہوئی ہے جبکہ اُنکی داہنی آنکھ بُری طرح زخمی اور سوجی ہوئی ہے۔ ویڈیو میں بتائی جانے والی کہانی پر بھروسہ کیا جائے تو ساجہ کے بڑے بیٹے عبدالرشید نے اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر اپنی بزرگ ماں کی شدید مار پیٹ کرکے اُنہیں زخمی کردیا ہے۔ اُنہیں الزام لگاتے ہوئے سُنا جاسکتا ہے کہ عبدالرشید نے اُنکے گاوخانہ کو مقفل کردیا ہے اور اُنکے مویشی کھلے آسمان کے تلے آگئے ہیں۔ ویڈیو سے سمجھا جاسکتا ہے کہ ساجہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ رہ رہی ہیں جسکے ساتھ بڑے بھائی کا جائیداد پر کوئی تنازعہ چل رہا ہے۔ چناچہ بڑے بھائی نے چھوٹے کی پٹائی شروع کردی تو ساجہ بیچ میں آگئیں تاہم عبدالرشید اور اُنکے بیٹے نے کوئی لحاظ کئے بنا اُنکی شدید مار پیٹ کرکے اُنہیں زخمی کردیا یہاں تک کہ،ساجہ کے مطابق، وہ بے ہوش ہوگئیں۔ملزم کا کوئی بیانِ صفائی معلوم نہیں ہوسکا ہے اور نہ یہ کہ آیا پولس نے اس واقعہ کا کوئی نوٹس لیا ہے یا نہیں۔ بزرگ ماں کی اس حد تک پٹائی کرکے اُنہیں زخمی کردئے جانے کے واقعہ کی سماجی میڈیا میں زبردست مذمت کی جارہی ہے۔ حالانکہ کشمیر سے باہر اس طرح کے واقعات کوئی نئی بات نہیں رہی ہے تاہم کشمیری سماج میں بزرگ والدین کے ساتھ اس طرح کے سلوک کی خبریں انتہائی تشویشناک ہیں۔

عید مباہلہ یعنی اسلام کا شناختی کارڈ

محمد و آل محمد (ص) ولا غیر

24 ذیحجہ 9ھجری آ پہنچا. مدینہ منورہ کے اطراف و اکناف میں رہنے والے لوگ مباہلہ شروع ہونے سے پہلے ہی اس جگہ پر پہنچ گئے. نجران کے نمائندے آپس میں کہتے تھے کہ ؛ اگر آج محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ) اپنے سرداروں اور سپاہیوں کے ساتھ میدان میں حاضر ہوتے ہیں ، تو معلوم ہوگا کہ وہ حق پر نہیں ہے اور اگر وہ اپنے عزیزوں کو لے آتا ہے تو وہ اپنے دعوے کا سچا ہے. مباہلہ پیغمبر(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی حقانیت اور امامت کی تصدیق کا نام ہے. یوں پنجتن پاکؑ کے ذریعے اسلام کوغیروں پر ابدی فتح نصیب ہوئی. آج امامت اورولایت کی آخری کڑی پردہ غیب میں ہیں اور انکی نیابت حضرت آیت اللہ العظمی امام خامنہ ای مدظلہ العالی کررہے ہیں جن کی اتباع سے ہی حقیقی اسلام کی ترجمانی ممکن ہے. جس طرح ایک عرب اہلسنت عالم دین " شیخ احمد الزین"نے کہا ہے کہ" شریعت ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم ولی فقیہ اور رہبر کے حامی اور تابع ہوں اسلئے ہماری صلاح اسی میں ہے کہ ہم امام خامنہ ای کے نسبت اپنے ایمان اور محبت کا اظہار کریں"ایسے جذبے کا اظہار وقت کی ضرورت ہے

رسولخدا حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجاز اور یمن کے درمیاں نجران نامی علاقے میں مقیم عیسائیوں کو24 ذیحجہ 9 ہجری قمری کواللہ کی وحدانیت قبول کرنے کی دعوت دی جسے مباہلہ کہتے ہیں۔اور اس دن توحیدی عقیدے کا مشرکانہ عقیدے کا آمنا سامنا ہونا تھاایک دوسرے کے عقیدے کے بارے میں خدا سے غضب کی دعا کرنی تھی اور توحیدی قافلے کو دیکھ کرہی مشرکوں نیدبے الفاظوں میں اپنی شکست کا اعلان کیا،اسطرح عقائد کاعلمی اور عملی مناظرہ ہوا جس پرعلم وعمل کا لاعلمی وبی عملی پر غلبہ ہوا جسے اہل بصیرت عید مناتے ہیں۔ کیونکہ اس کامیابی پر اللہ نے ایک آیت نازل فرمائی ہے۔آیئے اس نورانی دن کے تاریخی منظر پرطائرانہ نظرکر کے اپنے اذہان اورعقیدے کومتبرک کرتے ہیں۔

نجرانی عیسائیوں کو اسلام کی دعوت

ہجری کانواں سال ہے،مکہ معظمہ اورطائف توفتح ہو چکا ہے۔یمن،عمان اوراسکے مضافات کے علاقے بھی توحید کے دائرے میں آہو چکے ہیں اس بیچ حجاز اوریمن کے درمیاں واقع نجران نامی ہے جہاں عیسائی مقیم ہیں اورشالی آفریقہ اورقیصرروم کی عیسائی حکومتیں ان نجرانی عیسائیوں کی پشت پناہی کرر ہے ہیں،شایداسی وجہ سے ان میں توحید کے پرچم تلے آنے کی سعادت حاصل کرنے کا جذبہ نظرنہیں آتا ہے لیکن ان پررحمۃ للعالمین مہربان ہورہے ہیں۔

حضرت رسول رحمت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نجرانی عیسائیوں کے بڑے پادری "ابوحارثہ" کے نام اپنا خط روانہ کرتے ہیں،جس میں عیسائیوں کواسلام قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ کا خط سربمہر ایک وفد کے ہمراہ نجران روانہ ہوتا ہے۔ جب مدینہ سے آنخضرت کا نمایندہ خط لے کے نجران پہنچتا ہے جہاں وہ وہاں کے بڑے پادری ابوحارثہ کے ہاتھ آنخضرت کا خط تقدیم کرتا ہے۔ابوحارثہ خط کھول کرنہایت دقت کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنے لگتا ہے اورفکر کی گہرایوں میں کھوجاتا ہے۔ اس دوران" شرجبیل "جوکہ درایت اور مہارت میں شہرہ شہرہوتا ہےاسکو بلوا بھیجتا ہےاس کے علاوہ علاقے کے دیگر معتبر اور ماہراشخاص کوحاضر ہونے کوکہاجاتا ہے ۔تبھی اس موضوع پر بحث وگفتگوکرتے ہیں۔اس مشاورتی مجلس کانتیجہ بحث یہ نکلتا ہے کہ ساٹھ افراد پرمشتمل ایک وفد حقیقت کوسمجھنے اور جاننے کے لئے مدینہ روانہ کیا جاتا ہےجن کی قیادت "ابوحارثہ بن علقمہ" ،(حجاز میں کلیسای روم کے نمایندہ اور نجران کے بڑے پادری) اور "عبدالمسیح بن شرجبیل" معروف بہ "عاقب"(علاقائی پادری)اور"ایہتم یا اہم بن نعمان" معروف بہ "سید" (نجران کے سب سے بڑے قابل احترام بزرگ شخصیت) کرر ہے تھے۔

نجران کا یہ قافلہ بڑی شان وشوکت اور فاخرانہ لباس پہنے مدینہ منورہ میں داخل ہوتا ہے۔ میر کارواں پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ کے گھر کا پتہ پوچھتا ہے،معلوم ہوتا کہ پیغمبراپنی مسجد میں تشریف فرماہیں۔

نجران کا کارواں مسجد النبی میں داخل ہوتا ہےاور سبوں کی نظریں ان پر ٹک جاتی ہیں۔پیغمبرنے نجران سے آئے افراد کےنسبت بے رخی ظاہر کرتے ہیں،جوکہ ہر ایک کیلئے سوال برانگیز ثابت ہوا۔ظاہری بات ہے کارواں کے لئے بھی ناگوار گذرا کہ پہلے دعوت دی اوراب بے رخی دکھار ہیں ہیں! آخر کیوں۔

ہمیشہ کی طرح اس باربھی علی علیہ السلام نے اس گتھی کوسلجھایا۔عیسائیو سے کہا کہ آپ فاخرانہ لباس، تجملات اور سونے جواہرات کے بغیر، عادی لباس میں آنخضرت کی خدمت میں حاضر ہو جائیں،آپکا استقبال ہوگا۔

اب کاروان عادی لباس میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔اس وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ ان کا گرم جوشی سے استقبال کرتے ہیں اورانہیں اپنے پاس بٹھاتے ہیں اورمیر کارواں ابوحارثہ نے گفتگوشروع ہوتی ہے:

ابوحارثہ: آپکاخط موصول ہوا،مشتاقانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ سے گفتگوکریں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: جی ہاں وہ خط میں نے ہی بھیجا ہےاور دوسرے حکام کے نام بھی خط ارسال کرچکا ہوں اور سبھوں سے ایک بات کے سوا کچھ نہیں مانگا ہے وہ یہ کہ شرک اور الحادکو چھوڑ کر خدای واحد کے فرمان کوقبول کر کے محبت اورتوحید کے دین اسلام کوقبول کریں۔

ابوحارثہ: اگرآپ اسلام قبول کرنے کوایک خداپرایمان لانے کوکہتے ہیں تو ہم پہلے سے ہی خداپرایمان رکھتے ہیں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: اگرآپ حقیقت میں خداپرایمان رکھتے ہیں توعیسی علیہ السلام کو کیوں خدا مانتے ہواورسور کے گوشت کھانے سے کیوں اجتناب نہیں کرتے۔

ابوحارثہ: اس بارے میں ہمارے پاس بہت ساری دلائل ہیں؛از جملہ یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام مردوں کوزندہ کرتے تھے۔اندھوں کو بینائی عطا کرتے تھے،پیسان سے مبتلا بیماروں کوشفا بخشتے تھے۔

جاری صفحہ2پر

از قلم: سید عبدالحسین موسوی

Voice of Islamic World for Muslims of Myanmar

OH! My dear beloved oppressed people remember whenever the feeling of grave oppression arises, remember the journey of Prophet Muhammad (pbuh) to where and how he had spread Islam today. Remember the journeys of all the Prophets before him, how some of them nearly died. Remember that some of them never had followers.

By: Saif Ali Budgami

The continuous mass killing of Rohungiya Muslims of Myanmar have raised important questions about the role of Muslim leaders in shaping a responsible discourse of resistance to oppression and injustice. Let me examine some of the issues that have been raised in this regard and will consider the question, what kind of leadership do Muslims need in the face of oppression? In particular, I will consider the role of Muslims especially living in Muslim majority countries in the context of world events following the continuous Muslim genocide globally. May it be Myanmar, Kashmir, Palestine, Syria, Nigeria,Bahrian Yemen etc. acknowledge that since Muslim leadership must be responsive to events, this question cannot be answered completely in isolation of specific circumstances. The appropriate response will necessarily depend on the nature of the threat. At the same time, will stress that any truly appropriate response must be firmly rooted in faith. A faith-based response is one that recognizes the omniscience of Allah and the limits of human understanding. Faith urgently demands that we recognize the omnipotence of Allah , and the limits of human authority. Finally, faith demands that we acknowledge the absolute accountability of each individual before Allah, and that communal solidarity should never impede honest self-criticism, nor should it lead to injustice against other groups as being watched for some years in the Islamic world.

Islam is not the cause of oppression, rather the expectations of societal norms that curb one's ability to practice Islam correctly is what is truly oppressive. The Muslim world talks about oppression all the time.

Muslims in Muslim-minority countries often feel oppressed when having to deal with discriminatory practices. Muslims in Muslim-majority countries face oppression in other forms through challenging governmental policies or occupation by other nationals whether Muslim or non-Muslim.

"And what is wrong with you that you fight not in the Cause of Allah, and for those weak, ill-treated and oppressed among men, women, and children, whose cry is: "Our Lord! Rescue us from this town whose people are oppressors; and raise for us from You one who will protect, and raise for us from You one who will help." [004:075: Al Quran]"

Before, let me remind you the event of 9/11 attack within hours of Muslim leaders internationally including the Chief Mufti of Saudi Arabia and the leaders of all major Islamic organizations in the United States, issued strong statements denouncing the attacks as sinful and illegal. Almost all the major News channels and newspapers had the highlighted headlines. But woe be the countries which claim to be the Islamic, didn't even accepted the reality of Muslim Genocide of Myanmar, like the Government of Bangladesh, followed by the comments from Indian National BJP leader, so called Muslim Mukhtar Abbas Naqvi who openly refused to place the oppressed Muslims of Myanmar.

At the same time, many other so called Muslim leaders have not felt comfortable with response to the acts of terrorism, in Myanmar by Buddhist terrorists. They have surely become the puppets of killers who support them in one way or the other. But they are surely equal in oppression to the Muslims of Myanmar. I get astonished to see a Muslim (Mukhtar Abbas Naqvi) BJP party Leader in India rejecting the placements of Rohungiya Muslims. Apprehensive that it will lead to further interventions in Muslim lands that will only increase the suffering of ordinary people.

Likewise some responsible leaders blame these Rohungiya Muslims back for being the late illegal immigrant terrorists, to secure themselves from raising voice in front of some Zionist governments like India's running under the Shadow of RSS.

I am sure for those especially in Kashmir who laugh today and stay back from helping the oppressed Rohungiya Muslims of Myanmar. Tomorrow world will laugh at us when we will be treated like Rohungiya Muslims of Myanmar. How lucky are they shouting under the edge of sword "LA ILA HA IL LA ALLAH" being slaughtered and burned down to martyrdom. And how sinful are we to enjoy them being shouted "Oh the Muslims of world help us for God's Sake" Is this our fault to be Muslims. Alas! What response they get from so called Muslim lady (Sheikh Hanseena of Bangladesh).

Simultaneously appreciate the governance of some countries who suddenly bounced on the terrorist government of Myanmar, like Turkey and Iran. Almost relaxed the oppressed to ease.

In addition, it is perceived that India contributes to aggression against Muslims of Myanmar indeed, enormous financial and military support has continued. It seems that, any Muslim resistance to Myanmar is termed "terrorism," but when witnessing the Buddhist terrorists slaughtering the Muslims brutally, lavishly call their actions 'Religious Worship' and is responded to with overwhelming force. The result is the Rohungiya Muslims themselves are increasingly showing less restraint in the force they employ to defend their families and homes.

Therefore go ahead to stand strong on their faith. And What we learn from the Prophet's example is that Muslims are required to help the oppressed within the limits of authority they possess. Thus, Muslims internationally must demonstrate their empathy with oppressed brethren of Myanmar through prayer and encouragement else more to contribute the oppressed community. We must use our legal rights to free speech to publicize the oppressors and shame them. The Myanmar Government similar to India v has a long history of indirect Anti-Islamic resistances. And some Muslims too, have supported resistance movements with words and, in some cases, with money. What is of primary importance is that we ensure that our "help" does not in fact increase oppression.

Your friend is only Allah and His Messenger and those who believe: those who perform prayer and give the alms, and bow. (Surah al-Maidah 5)

Further, Allah in many verses of the Holly Quran states that believers are guardians of each other. The word "guardian" means friend, protector, helper and supporter. According to this, fellow Muslims are obligated to acquire each other as friends, defend each other and support each other, because this is a command of Allah to them.

At the end I give message of sympathy to the Muslims of Myanmar and all the oppressed Muslims of the world.

"OH! My dear beloved oppressed people remember whenever the feeling of grave oppression arises, remember the journey of Prophet Muhammad (pbuh) to where and how he had spread Islam today. Remember the journeys of all the Prophets before him, how some of them nearly died. Remember that some of them never had followers.

Author hails from Budgam Kashmir and can be contacted at Saifaly100@gmail.com

I have close friendships with many Sunni scholars: Imam Khamenei

"Before the Islamic Republic had been established, our brothers, the luminaries of the movement and the luminaries of the revolutionary battle of those days, were making efforts to create unity between Shia and Sunni Muslims."

WILAYAT TIMES

The enemies of the Islamic Republic, the enemies of Islam, the enemies of the regional nations-- who are looting, attacking, and taking advantage of the regional nations and interfering in their affairs-- have realized that if the Iranian nation can present itself as a standard by relying on its advances, its scientific progress, its technological progress and its powerful diplomatic presence, other nations will follow it. Therefore, they want to prevent this from happening: they want to foment discord.

Religious differences, like the Shia-Sunni issue and other such issues, have always been used by the enemies of Islamic nations to foment discord. They use this (religious differences) as a weapon to create conflicts, to foment discord. They turn brother against brother; they magnify their differences and brush aside common interests and unifying factors. They magnify insignificant differences; while they undermine all the things that Shia and Sunni have in common: these are the methods that they have always been using.

The Islamic Republic has stood up to this plot since day one, and the reason being is that we do not take their interests into consideration: this is our belief. Before the Islamic Republic had been established, our brothers, the luminaries of the movement and the luminaries of the revolutionary battle of those days, were making efforts to create unity between Shia and Sunni Muslims. They worked towards unity at a time when the Islamic government and the Islamic Republic were not even discussed. I myself had been exiled to Sistan and Baluchestan Province, and since those days I've been friends with Hanafi Sunni scholars from cities of Sistan and Baluchestan Province: Iranshahr, Chabahar, Saravan and Zahedan. I have been in contact with brothers who are living today, and we remain close friends. While I was living in exile there, governmental organizations would not let us engage in any activities; nonetheless, we decided to do something to exhibit a sign of Shia-Sunni unity in the city. The idea of Unity Week--the birth anniversary of the Holy Prophet (sawas), which is on the 12th of Rabi al-Awwal according to Sunni scholars and the 17th of Rabi al-Awwal according to Shia scholars--came to mind, and we implemented it in Iranshahr: we celebrated from 12th to the 17th of Rabi al-Awwal. This took deep consideration and was not a recent innovation (Unity week continues to be celebrated today, its message has spread throughout the world)

Ayatollah Khamenei, Oct 17, 2011

The Deafening Silence of Gorakhpur

JITAMANYU SAHOO AND SYED MUJATABA HUSSAIN

Of the various reasons to emerge from the Gorakhpur catastrophe, perhaps the horrifying has been the disruption of 'oxygen supply' on August 10, the team of Indian Medical Association has confirmed. The horrible deaths of more than 60 children waiting and waiting for oxygen to be piped in mirrors the agony of our Health Care system.

Our health care system has miserably failed our children again. The Gorakhpur incident have followed the same pattern of ordering enquiry, submission of inquiry reports, fixing individual responsibility and payment of compensation to the victims family. This pattern has become a norm in our dysfunctional health care system were the breath of our children is silenced by the structural flaws of our institutions.

The despair and disparity in our medical institutions, marginalises the poor and renders them invisible. The poor's economic buying power allows them access only to the public health care system where 'services for poor are earmarked as poor services'. The indifference and coldness to provide standard healthcare service is gripping our public health care institutions. The ideology of care which is a moral and legal obligation has been replaced by contractual engagements.

The Gorakhpur tragedy has brought us back to the question on the role of the State in providing basic curative and preventive care to the public. As Pratap Bhanu Mehta laments that our children are "fated to die because in this republic our priorities have gone awry. The crisis in India's health system is not the biggest secret in the world". Pummelling the crisis will certainly assuage our anger of what happened in Gorakhpur. But we need to collectively channel our anger in rooting out the evils that beholds our health care system.

The political chiding over the deaths of innocent children has taken its course as usual. However, charting the intersection of the need for robust healthcare especially among poor and the existence of unequipped and unprepared medical infrastructure meeting this needs have been a peripheral issue. The presence of such unpreparedness as witnessed in the horrors of Gorapkhpur threatens both the State and medical institutions administered by the State.

Even after 70 years of freedom we need to ask where do we stand today. The possibility of viewing and assessing reality through different vantage points is alarming. However, the concept of care needs to be re-articulated to re-think healthcare. The incorporation of care ethics into our systemic functioning of public healthcare institutions would be a step towards redemption.

Both the writers J are working as Junior Legal and Research Consultant with the National Human Rights Commission. Views are personal.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

Weekly

WILAYAT TIMES

Vol:03 | Issue:24 | Pages:08 | 18th September to 24th September 2017 | Rs.5/-

محرم خصوصی شمارہ

ادارہ "ولایت ٹائمز" حسب سابق خصوصی 'محرم' شمارہ شائع کررہاہے
جس میں علمائے دین اپنے پیغامات، اہل قلم حضرات اپنے مقالات ومضامین اور
شعرائے کرام اپنے نوحہ و سلام 4 محرم سے قبل ادارہ کو بذریعہ ای میل
editorwilayattimes@gmail.com ارسال کرسکتے ہیں۔
بشکریہ

Myanmar

Ethnic Cleansing:Crime against Humanity

IMTIYAZ HUSSAIN

Described as the Palestine of Asia by the UN, the Rohingya Muslim community in Myanmar is currently going through an unutterable ordeal at the hands of the Rakhine extremist Buddhists in Arakan who are targeting the Muslim minority with the worst form of religious cleansing.

Ethnic cleansing is rife in Myanmar and is turning into a human tragedy of colossal proportions. A confidential United Nations report dated May 29, 2011 and marked "Not for Public Citation or Distribution", defines ethnic cleansing as a "purposeful policy designed by one ethnic or religious group to remove by violent and terror-inspiring means the civilian population of another ethnic or religious group from certain geographic areas."

What is happening in Myanmar to the Rohingya Muslims violates international laws and is to be categorized as crime against humanity.

Unfortunately, the Myanmar peace prize laureate Aung San Suu Kyi has turned a blind eye and a deaf ear to the plight of the Rohingya Muslims. Maybe she has forgotten her own words on democracy and human rights that, "The struggle for democracy and human rights in Burma is a struggle for life and dignity."

Reportedly, the settlement of the Rohingya Muslims in this region dates back to the eighth century. However, in the seventies, the junta embarked on a systematic program of religious cleansing of the Rohingya Muslims who are denied their basic rights, i.e. the right to freedom of movement, marriage, faith, identity, ownership, language, heritage and culture, citizenship, education etc. Deplorable as it is, the Muslims in Myanmar are among the most persecuted minorities in the world according to UN.

According to reports, 650 of nearly one million Rohingya Muslims have been murdered as of June 28. On the other hand, 1,200 others are missing and 90,000 more have been displaced. now a days more than 3000 were killed, hundreds were raped and 84000 have leaved their birth places. US photographer Greg Constantine has recently released a book of black and white photography titled "Exiled to Nowhere: Burma's Rohingya." He believes that "One of the things that is lost in the discussions of the issues of statelessness—particularly with the Rohingya—are human stories."

He relates the story of 20-year-old Kashida who had to "flee to Bangladesh with her husband. The Burmese authorities had denied her permission to get married, but when they discovered she had married in secret and was pregnant they took away all her family's money and cows and goats. They forced Kashida to have an abortion, telling her: "This is not your country; you don't have the right to reproduce here."

The dire humanitarian crisis has already begun to assume tragic proportions and Muslims and non-Muslims alike are beginning to respond with perturbation and fear.

Iran's Foreign Ministry has called for end to violence in Myanmar. "It is expected that the Myanmar government will prepare the ground for solidarity, national unity and asserting the rights of Muslims in the country and that it will avert violence and a human catastrophe in this regard," Iran Foreign Ministry Spokesman Ramin Mehmanparast said.

Iranian lawmaker has suggested that the Islamic Republic of Iran should call on the Organization of Islamic Cooperation to hold an ad hoc meeting concerning the Muslim massacre in Myanmar.

Also, the president of India's Jamiat Ulma-i-Hind has voiced concern about the massacre, calling for an end to the humanitarian crisis in the country. Maulana Syed Arshad Madani lashed out at the Myanmar government for being indifferent to the massacre of Muslims by extremist Buddhists. He also criticized the silence of the international community and human rights organizations across the world about this humanitarian tragedy. The International Union for Muslim Scholars (IUMS) has strongly condemned the brutal massacre perpetrated against the Rohingya Muslims and has demanded that the Organization of Islamic Cooperation (OIC) take necessary and urgent steps to prevent religious cleaning and these crimes against humanity in this region. The statement reads, "The IUMS is reviewing in all concern what has befallen the Muslims in the Muslim region of Arakan, Burma, of fierce killing, displacement and persecution since a long time, not to mention displacement of them, and demolition of their homes, properties and mosques at the hands of the religious extremists in the Buddhist community.

Unfortunately, the Buddhist government acts as a bystander in face of the heinous massacres escalating day after day against the Muslim minorities in the country. The numbers of casualties, in the attacks that are considered the most ferocious in the history of targeting the Muslims in Burma, are countless."

In view of the ongoing inhumane violations in Myanmar, the US and its western allies, which keep pontificating about human rights in the world, have feigned ignorance about this humanitarian catastrophe. Why? Because they will not be able to reap any benefits of their future efforts in the country as they do in the Middle East and elsewhere. To crown it all, they have kept an agonizingly meaningful silence over the massacre. It is certainly incumbent upon every person who cares about human dignity to fly in the face of this inhumanity and give a helping hand to the downtrodden Myanmar Muslims.

As the great Persian poet Sa'di says,

"Human beings are members of a whole,
In creation of one essence and soul.
If one member is afflicted with pain,
Other members uneasy will remain.
If you've no sympathy for human pain,
The name of human you cannot retain!"

NC will always safeguard J&Ks interests: Sagar

Srinagar: National Conference on Friday reiterated its commitment to protect J&K's Special Status and safeguarding the unique political and cultural identity that forms the basis of the State's relationship with the rest of the country.

Addressing party leaders and office bearers at the monthly Provincial Committee Meeting held at Party Head Office, 'Nawa-e-Subha' in Srinagar, NC General Secretary Ali Muhammad Sagar asked the party leaders to continue with their awareness campaign about intrigues being hatched by the powers that be against Article 35-A and the State's Special Status and said the party would not allow anyone to barter the interests of the State for their own nefarious interests. Addressing the monthly Provincial Committee Meeting at Nawa-e-Subah, Sagar reviewed the ground activities of the party in Kashmir Province and took stock of various organizational initiatives and matters along with National Conference Provincial President Nasir Aslam Wani and the Zone Presidents, Muhammad Akbar Lone and Ali Muhammad Dar.

Imamia Library
Watergam Baramulla

To promote knowledge, vision and awake people, Imamia library came into existence by citizens of Watergam Baramulla of North Kashmir.Our appeal to come forward and join the mission to serve society. Help us by donating qualitative books and financial means.

M-No:+91-9596332422;9797888534 7298982303; 9697735736